بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

محدث دھلی

جلد ۵ | ماہ جون ۱۹۳۷ء مطابق ربیع الاول ۱۳۵۶ھ | نمبر ۲

مناسبات

خدا کا ہزار ہزار احسان و شکر ہے کہ اس کی تائید و توفیق سے "محدث" نے اپنی زندگی کی چار بہاریں دیکھیں، اور اب پانچویں میں قدم رکھتے ہوئے اس کا دوسرا نمبر شائع ہو رہا ہے۔ اس کے پہلے نمبر میں ہم نے قصداً اپنا اخلاقی فرض ادا کرتے ہوئے، سب سے پہلے اپنی کمزوریوں و کوتاہیوں کا نہ صرف آپ کے سامنے اعتراف بلکہ کھلے لفظوں میں اس کا اعلان و اظہار کیا ہے۔ لیکن یقیناً خدا کی ناشکری ہوگی، اگر ہم آپ کو اللہ کے اس مخصوص فضل و انعام پر متنبہ نہ کریں جو اس نے "محدث" کو ہاں ہاں! صرف "محدث" کو عطا فرمایا ہے۔ ہم ناسپاس ٹھہرینگے اگر "محدث" کے اس ممتاز اعزاز کو آپ کے سامنے نہ پیش کریں۔ جس نے میرے خیال میں نہ صرف ہندوستان بلکہ تمام دنیا کے اخبارات و رسائل میں اس کو ایک خاص امتیازی شان بخشی ہے جس پر کارپردازانِ "محدث" جتنا بھی فخر کریں، بجا ہے، اور جتنا بھی ناز کریں، کم ہے۔

دوستو! یہ خودنمائی و خودستائی نہیں، بلکہ درحقیقت وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ (اور لیکن اپنے رب کی نعمت کو بیان کرو) کے ماتحت اس کی شان "مُحَدِّثِيَّة" کا اظہار اور اپنے رب کی ایک بہت بڑی نعمت کا ذکر مقصود ہے ؎

منظور ہے گزارشِ احوالِ واقعی ✧ اپنا بیانِ حُسنِ طبیعت نہیں مجھے

یوں تو ملک میں سینکڑوں نہیں، بلکہ ہزاروں اخبارات و رسائل ملکی و قومی، مذہبی و دینی، اسلامی و تمدنی سبھی قسم کے جاری ہیں لیکن محدث کو جس خاص اور موجب نازش وصف نے ان سب پر بالاتر کر دیا ہے وہ یہ ہے کہ آج جبکہ مسلمان عموماً اپنی مذہبی اور معاشرتی دونوں زندگیوں میں، اپنے افلاس اور اپنی مذہبی ناواقفیت کی بنا پر، ایک عجیب کشمکش میں مبتلا ہو کر بے دینی اور تباہی کی طرف

دن بدن بڑھتے چلے جا رہے ہیں یہ بلا کسی معاوضہ و مطالبہ کے لَا اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلَی اللّٰہِ (میں تم سے اپنی اس دینی تبلیغ کے بدلے میں کوئی مال نہیں مانگتا مجھے اس کا معاوضہ اللہ ہی دیگا) - کا اعلان کرتا ہوا ماہ بماہ ان کے گھروں میں پہنچتا ہے اور انھیں بغیر فرقہ بندیوں کی مجادلانہ و مناقشانہ بحثوں اور روایت و درایت سے بعید اوہام پرستیوں کے الجھاؤ میں پھنسانے کے دین فطرت کی صحیح تعلیمات۔ اسلامی عقائد و اسلامی روایات کے سچے اصول، آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیغمبرانہ زندگی کے قابل عمل نمونے۔ سلف صالحین کے ولولہ انگیز کارنامے۔ ائمہ دین اور عمائدین ملت کی اخلاقی و اصلاحی ہدایات کا ایک مکمل مجموعہ ان کے سامنے پیش کرتا ہے۔ انھیں اُن کا درخشاں دور ماضی یاد دلا کر ان کی موجودہ ذلت و پستی، غفلت و بے حسی پر ملامت کرتا ہے اور اس طرح ان کے جذباتِ خودداری، و احساساتِ غیرتمندی کو ٹھیس لگا کر انھیں بیدار کرتا ہے۔ اور باوجود اپنی کم عمری کے ایک حاذق طبیب۔ اور ماہر مگر ہمدرد معالج کی طرح اسلام کی روشنی میں ان کے روحانی امراض کی تشخیص کرتا ہے۔ اور پھر ان کے لئے وہ مجرب نسخہ تجویز کرتا ہے جس کے مفید، باعث رحمت، موجب شفا ہونے میں کسی کو شک نہیں ہو سکتا۔ فرمان باری ہے وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا ھُوَ شِفَاءٌ وَّرَحْمَۃٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ ۝ اور ہم (اللہ) وہ قرآن اتارتے ہیں جو ایمان لانے والوں کے لئے شفا اور رحمت ہے۔"

ناظرین گواہ ہیں کہ مالک محدث نے تجارتی اغراض سے بے نیاز ہو کر جس بے لوث دینی خدمت کے پیش نظر یہ مذہبی رسالہ جاری کیا تھا، بحمد اللہ وہ ابتک اُسی اصول پر قائم ہیں، کسی قسم کے چندے کی فہرست تو خدانخواستہ آپ کے سامنے کیا پیش کی جاتی۔ ان کی احتیاط کا تو یہ عالم ہے کہ آج تک محدث میں کوئی تجارتی اشتہار بھی شائع نہیں کیا گیا۔ نہ کبھی دوائیں خریدنے کی آپ کو رغبت دی گئی، اور نہ کتابوں ہی کے اشتہارات سے اس کے صفحے پُر کئے گئے۔ بلکہ ہمیشہ یہی کوشش کی گئی، کہ محدث کا ہر صفحہ بجائے خود ایک کتاب ہو، اور آپ اس سے اپنی دینی و دنیاوی فلاح و بہبود کی راہیں معلوم کریں۔

مسلمان آج یا تو غریب و محتاج ہو کر فاقہ مستی کی زندگی گذار رہے ہیں، یا جو دولتمند و صاحب ثروت ہیں وہ عموماً اپنی عیاشیوں میں بدمست ہو کر نہ صرف اپنی دولت کا۔ بلکہ اپنے دین و ایمان، ملک و قوم کا ستیاناس کر رہے ہیں۔ لیکن اس کے برخلاف دوسری قومیں اپنی دولت سے۔ اپنی آنے والی نسل کو، اپنی جماعت اور اپنے مذہب کو سنوار رہی ہیں۔ دنیا میں انھیں پھیلا کر لوگوں کو اپنا ہمخیال بنانے میں مصروف ہیں۔ ہندو قوم کا ایک سیٹھ برلا ہر مہینے میں پندرہ بیس ہزار روپیہ قومی کاموں پر خرچ کرتا ہے۔ خورجہ کے ایک ساہوکار نے ۵ لاکھ روپیہ سنسکرت کالج کے لئے دیا ہے۔ ناگپور کا ایک سیٹھ مرتے وقت ۲۱ لاکھ روپیہ ناگپور یونیورسٹی کو دے گیا ہے۔ عیسائی مشنوں کا تو حال ہی نہ پوچھئے، ان کا تبلیغی جال تو اسقدر خطرناک ہے کہ جس سے بچنا ناممکن ہو رہا ہے۔ ان کے کالج، سکول، پریس، اخبار، زنانہ و مردانہ شفاخانے تمام ملک میں چھائے ہوئے ہیں۔ مسیحی مشنوں کا سالانہ خرچ سنہ ۱۹۱۱ء میں ۵۲ کروڑ روپیہ تھا۔ اور اب ۶۰ کروڑ سالانہ سے بھی زیادہ ہے۔ اناللہ الخ

اے اپنی دولت کی سرمستیوں میں رنگ رلیاں منانے والے مسلمانو! اللہ کے حقوق اور اس کے بندوں کی خدمت سے غفلت برتنے والے مالدارو! خدا کے لئے ذرا اپنے عیش و عشرت کے جھرمٹ سے باہر آکر دیکھو تو سہی کہ دنیا کیا کر رہی ہے؟ کہیں ایسا تو نہیں؟ کہ تم جس گھر میں بیٹھکر خوشیاں منا رہے ہو، جس درخت کے سایہ میں تم آرام حاصل کر رہے ہو اسی کی بربادی کی تیاریاں، اور اسی کو اکھیڑنے کی تدبیریں کیجارہی ہوں، اگر خدانخواستہ ایسا ہی ہوا تو پھر تف ہے تمہاری زندگی پر لعنت ہے ایسی دولت پر کہ جس کے ہوتے ہوئے اللہ کے دین کی بربادی دیکھی جائے، اور پھر اس کی مدافعت وحفاظت کا جذبہ نہ پیدا ہو پس اپنے مصارف کا جائزہ لو، اور اپنی دولت کا بیشتر حصہ دین الٰہی کی اشاعت اور بندگان خدا کی پرورش میں صرف کرو۔ اور مخالفین اسلام کی تمام خفیہ سازشوں، اور درپردہ کوششوں کو اپنی دولت کے دہانے کھولکر پامال کردو تاکہ قیامت کے دن خدا کے سامنے، ندامت وخجالت کے بجائے، سرخروئی وسربلندی حاصل کرسکو۔

یقیناً مستحق مبارکباد ہیں وہ ہستیاں جو الحاد وبے دینی کے اس نازک دور میں اسلام اور مسلمانوں کی خدمت کرنا ہی اپنی زندگی کا شیوہ سمجھتی ہیں۔ اپنی زندگی اور اپنی دولت دونوں ہی اس کے لئے وقف کئے ہوئے ہیں۔ اور مختلف طریقوں سے فریضۂ تبلیغ کی انجام دہی میں مصروف ہیں۔ ہم اپنے ناظرین کی طرف سے محترم جناب شیخ عطاء الرحمٰن صاحب مالک رسالہ محدث ومہتمم مدرسہ رحمانیہ دہلی کا شکریہ ادا کئے بغیر نہیں رہ سکتے جن کی توجہ خاص نے محدث جیسے مفید دینی رسالے کو ایسے وقت میں جاری کیا جبکہ دنیا کو اس کی ضرورت تھی۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ دن بدن اسے ترقیاں عطا فرمائے اور اس چشمۂ فیض کو ہمیشہ قائم رکھکر دنیا کو سیراب کرتا رہے۔ آمین الٰہ الحق آمین۔

میری دلی خواہش ہے کہ میں رسالے کا معیار اور بھی زیادہ بلند کروں اور اس کے مضامین میں تنوع پیدا کرکے اسے ناظرین کے لئے دلچسپ بناؤں۔ ترتیب مضامین میں تناسب کا لحاظ کرتے ہوئے معلومات بہم پہنچانے کی کوشش کی جائے مفید اور بلند پایہ مضامین شائع کئے جائیں بعہ محدث، ہونے کی حیثیت سے قرآن مجید اور احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر خصوصیت کے ساتھ ضرورت زمانہ کے لحاظ سے بہترین علمی مقالات لکھے جائیں۔ اس کی عام افادی حیثیت کو اچھی طرح دنیا پر واضح کیا جائے۔ عورتوں اور بچوں کی اصلاح وترتیب کی طرف بھی توجہ کی جائے۔ غرض ہر قسم کی اصلاحی اسکیمیں ذہن میں آتی ہیں۔ لیکن ظاہر ہے کہ ان کو عملی صورت میں لانے کے لئے، کافی وقت اور محنت درکار ہے۔ اور موجودہ صورت حالات میں جبکہ کام کرنے کا سارا وقت درس وتدریس میں صرف ہوجاتا ہے اور صرف خارجی اوقات میں مجھے رسالے کے کام کی طرف متوجہ ہونے کا موقع ملتا ہے، ان ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونا تنہا میرے لئے قطعاً ناممکن ہے۔ ہاں اگر میرے دوست کی معاونت حقیقی معنوں میں مجھے حاصل ہوجائے تو ممکن ہے میں اپنا بوجھ کسی قدر ہلکا کرسکوں۔ خیر جہانتک میرے دل میں ہمت دماغ میں قوت، قلم میں زور ہوگا، اپنی لیاقت واستعداد کے مطابق اپنے فرائض کی انجام دہی میں کوشش کرونگا۔ اللہ تعالیٰ میری مدد کرے اور میری غلطیوں کو معاف فرمائے۔ آمین